ہفتہ وار رسالہ:259
WEEKLY BOOKLET:259

ارشاداتِ امام زینُ العابدین رحمۃ اللہ علیہ

صفحات 14

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ارشاداتِ امام زین العابدین

دعائے عطار: یارَبَّ المصطفیٰ! جو کوئی 14 صفحات کا رسالہ ”ارشاداتِ امام زین العابدین“ پڑھ یا سُن لے، اُسے صحابہ واہلِ بیت کے ارشادات پر عمل کرنے اوراسے عام کرنے کی توفیق عطا فرمااور اُسے بے حساب بخش دے۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ: رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا اہلِ سنّت کی علامت ہے۔(القول البدیع، ص 131، حدیث:5)

مجھے تم مَسلکِ احمد رضا پر استِقامت دو بنوں خدمت گزارِ اہلِ سنّت یارسول اللہ
(وسائلِ بخشش، ص334)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پہلے علم حاصل کرنے والے کا مقام

جس نے تم سے پہلے کوئی علم حاصل کرلیا تو وہ اُس معاملے میں تمہارا رہنما ہے چاہے وہ عمر میں تم سے چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔(احیاء العلوم، 1/197)

علما انبیا کے وارث

دنیا میں لوگوں کے سردار سخی ہیں، جبکہ آخرت میں دین والے اور علم و فضل والے ہوں گے کیونکہ علمائے کرام انبیا کے وارث ہیں۔(تاریخ ابن عساکر، 41/385)

بڑے مرتبے والا کون؟

عرض کیا گیا: لوگوں میں سب سے بڑے مرتبے والا کون ہے؟ فرمایا: جس کے

نزدیک دنیا کی کوئی حیثیت نہ ہو۔(التذکرۃ الحمدونیہ، 1/112، رقم:222)

دنیا اور آخرت

دنیا نیند (یعنی غفلت کی جگہ)، جبکہ آخرت بیداری (کا مقام) ہے، اور ہم ان کے درمیان خوابِ پریشان کی طرح ہیں۔(ربیع الابرار، 1/37، رقم:47)

حقیقی زاہد کون؟

حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) رحمۃُ اللہِ علیہ سے زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبت شخص) کی صفت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: جو زادِ راہ کے بغیر (منزل تک) پہنچے، اپنی موت کے دن کی تیاری رکھے اور (آخرت کے شوق میں) اپنی زندگی سے اُکتا جائے۔

(المنتخب من کتاب الزہد والرقائق، ص83، رقم:44)

اچھائیوں اور برائیوں کا آئینہ

غور و فکر ایک ایسا آئینہ ہے جو مؤمن کو اس کی اچھائیاں اور برائیاں دکھاتا ہے۔
(تاریخ ابن عساکر، 41/408)

اُس شخص پر تعجب ہے!

مجھے اُس اِترانے والے مُتکبِّر شخص پر تعجب ہے جو کل تک صرف (ناپاک) پانی کا قطرہ تھا اور کچھ عرصے بعد (قبر میں) سڑی ہوئی لاش بن جائے گا اور مجھے ایسے شخص پر بھی بہت تعجب ہے جو اللہ پاک کے (وجود کے) بارے میں شک کرتا ہے حالانکہ وہ اپنے پیدا کیے جانے کو دیکھ رہا ہے (جو پیدا کرنے والے کے وجود کی روشن دلیل ہے)۔ اور مجھے ایسے شخص پر بھی حیرانی ہے جو قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیے جانے کا انکار کرتا ہے حالانکہ وہ پہلی مرتبہ پیدا کیے جانے کو دیکھ رہا ہے (کیونکہ جو رب پہلی مرتبہ پیدا کر سکتا ہے وہ دوبارہ زندہ بھی

کر سکتا ہے) اور مجھے ایسے شخص پر بھی تعجب ہے جو فنا ہونے والی دنیا کے لیے تو کام کرتا ہے لیکن ہمیشہ رہنے والے گھر (آخرت) کو چھوڑے رکھتا ہے۔(اور صاحبِ روح البیان شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ کیا ہے:)

عقلمند پر لازم ہے کہ وہ ان کاموں سے عبرت حاصل کرے اس سے پہلے کہ موت اس کے سر پر آجائے اُسے چاہیے کہ اللہ پاک کو یاد رکھتے ہوئے حق کے راستے میں صبح و شام کوشش کرے اور موت سے پہلے اس کی تیاری کر رکھے کیونکہ وقت ہوا کی تیزی کی طرح گزر رہا ہے۔ وہ لوگ کہاں ہیں! جو نبیوں اور رسولوں کا انکار کرتے اور انہیں جھٹلاتے رہے، خدا کی قسم !وہ مر چکے اور عنقریب یہ ساری کائنات ختم ہونے والی ہے، پس اس کائنات میں فرشتے، جنات اور انسانوں میں سے کوئی باقی نہیں بچے گا، اعمال نامے لپیٹ دیے جائیں گے اور قیامت قائم ہو گی، اس میں ہر چھوٹا بڑا عمل ظاہر ہو جائے گا، ہائے افسوس! بد بختوں کی رسوائی اور آفریں ! نیک لوگوں کی سعادت مندی۔ اے ہمارے ربّ ! ہم تجھ سے موت کی یاد، نیکیوں پر استقامت اور ظاہری و باطنی طور پر سیدھے راستے پر چلتے رہنے کا سوال کرتے ہیں، اے قوی (یعنی طاقت والے)! اے مُعین (یعنی مدد فرمانے والے)! ہم کمزوروں کی مدد فرما، آمین۔(تفسیر روح البیان، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ:8، 3/136)

شریر بدن

بیشک بدن جب بیمار نہ ہو، تو شریر ہو جاتا ہے اور شریر بدن سے خیر کی توقع نہیں رہتی۔(سیر اعلام النبلاء، 5/338)

بغیر علم کسی کے بارے میں بات نہ کی جائے

کوئی شخص کسی دوسرے کے بارے میں بھلائی کی کوئی ایسی بات نہ کہے جو اُسے خود

معلوم نہ ہو کیونکہ پھر قریب ہے کہ وہ اُس کے بارے میں بُرائی کی کوئی ایسی بات بھی کہہ دے گا جو اسے معلوم ہی نہ ہو۔ اور جب تم میں سے دو لوگ اللہ پاک کی نافرمانی پر دوستی اختیار کرتے ہیں تو وہ دونوں اللہ پاک کی نافرمانی پر ہی جُدا ہوتے ہیں۔
(تہذیب الکمال، 20/398)

حقیقی بھائی چارہ

آپ نے ایک شخص سے دریافت کیا: کیا تم اپنے (دینی) بھائی کی جیب سے ہاتھ ڈال کر اُس کی اجازت کے بغیر بھی اپنی مرضی سے کوئی چیز نکال سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں تو آپ نے فرمایا: (اگر ایسا ہے) تو تم دونوں میں (ابھی تک حقیقی) بھائی چارہ نہیں۔
(قوت القلوب، 2/374)

دوستی اور دشمنی میں احتیاط

کسی بھی شخص سے ہر گز دشمنی نہ رکھو اگرچہ تمہارا خیال ہو کہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور کسی کے تحفہ کو ہر گز گھٹیا نہ جانو اگرچہ تمہارے خیال میں وہ تمہیں کوئی نفع نہیں دے گا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کب تمہیں اپنے دوست کی ضرورت پڑ جائے اور تم نہیں جانتے کہ کب اپنے دشمن سے ڈرنا پڑے اور جب کوئی تمہارے پاس عذر (معافی مانگنے کا کوئی سبب) لے کر آئے تو اس کا عذر قبول کرو اگرچہ تم جانتے ہو کہ وہ شخص جھوٹا ہے۔
(التذکرۃ الحمدونیۃ، 4/357، رقم:901)

تقسیمِ الٰہی پر رضامندی ہی حقیقت میں "غنیٰ" ہے جو اپنے لیے اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہا تو وہ لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/159، رقم:3543)

تقدیر پر راضی رہئے!

تقدیر کے ناپسندیدہ اُمور (یعنی سختیوں) پر راضی رہنا، یقین کے اعلیٰ درجات میں سے

ہے۔(عیون الاخبار،2/403)

سختیوں پر صبر کرو!

اے میرے بیٹے! سختیوں پر صبر کرو، کسی کے حقوق ضائع نہ کرو اور اپنے بھائی کو ایسے کام میں نہ ڈالو جس کا نقصان تمہارے لیے اس کے (عارضی) نفع سے زیادہ ہو۔
(تاریخ ابن عساکر،41/408)

دلوں میں محبت ڈالنے کا ذریعہ

بیشک اُس نے تمہیں اپنی محبّت کا قیدی بنالیا جس نے تمہارا اِحسان ماننے میں پہل کی۔
(تاریخ ابن عساکر،41/409)

سخی کون ہے؟

سخی وہ نہیں جو مانگنے والوں کو دیتا ہے بلکہ سخی وہ ہے جو اللہ پاک کے فرمانبرداروں کے حقوق کی ادائیگی میں پہل کرتا ہے اور اپنی تعریف کا خواہشمند نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ بارگاہِ خداوندی سے کامِل ثواب کا یقین رکھے۔(احیاء العلوم،3/304)

سخی اور کنجوس میں فرق

سخی (اللہ پاک کے) فضل پر خوش ہوتا ہے، جبکہ کنجوس اپنے مال پر فخر کرتا ہے۔
(التذکرۃ الحمدونیہ،2/262،رقم682)

مہمان نوازی اعلیٰ اخلاق کی نشانی ہے

اعلیٰ اخلاق کی نشانی یہ ہے کہ بندہ اپنے مہمان کی (خود) مہمان نوازی کرے جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام نے خود اور اپنے گھر والوں کے ساتھ مہمانوں کی مہمان نوازی فرمائی۔(المستطرف،ص194۔ربیع الابرار،3/227)

قیامت میں پُر سکون آنکھیں

قیامت کے دن تین آنکھوں کے علاوہ ہر آنکھ جاگتی (یعنی پریشان) ہوگی (1) وہ آنکھ جو اللہ پاک کی راہ میں جاگتی رہی اور (2) وہ آنکھ جو اللہ پاک کے حرام کئے ہوئے کاموں سے بچی رہی اور (3) وہ آنکھ جو اللہ پاک کے خوف سے (روتی) رہی۔

(التذکرۃ الحمدونیۃ، 1/116، رقم:236)

رمضان میں غفلت میں رہنے والوں پر تعجب!

امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ نے عید کے دن لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: بیشک اللہ پاک نے رمضان کے مہینے کو اپنی مخلوق کے لیے میدانِ (عمل) بنایا ہے، تاکہ لوگ اُس کے پسندیدہ کاموں کی ادائیگی کے ساتھ سبقت لے جائیں، چنانچہ ایک قوم نے اس معاملے میں پہل کرلی تو وہ کامیاب ہوگئے اور ایک قوم پیچھے رہ گئی تو وہ نقصان میں رہی، تو اُس دن غفلت میں رہتے ہوئے ہنسنے والوں پر تعجب ہے کہ جس میں نیک لوگ کامیاب ہوتے ہیں اور بُرے کام والے نقصان میں رہتے ہیں، خدا کی قسم! اگر پردے اٹھادیے جائیں تو بجائے نئے کپڑے پہننے اور بال سنوارنے کے نیک لوگ اپنے اوپر ہونے والے احسان کے شکر میں اور بُرے لوگ اپنے گناہوں پر ندامت میں مشغول ہو جائیں۔ (التذکرۃ الحمدونیہ، 1/117، رقم:240)

عقل مند کے لیے اشارہ کافی ہے

ہوشیاری کا ملنا حفاظت کا اشارہ کرتا ہے۔ عقلمند کے لیے اشارہ کافی جبکہ جاہل کے لیے تفصیلی کلام بھی بے فائدہ ہے اور اگرچہ کتنی ہی مفید بات کیوں نہ ہو بُرے طریقے

سے سُننے کی صورت میں اُس سے نفع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔
(التذکرۃ الحمدونیہ، 1/273، رقم:705)

گفتگو کا فن اور خرابیوں سے حفاظت

اگر لوگ مختلف حالات میں سوالات کی ترجیح اور بیانات کی دُرستی کی کیفیت جان لیں تو وہ اپنے دلوں میں کھٹکنے والی باتوں کی تہہ تک بھی پہنچ سکتے ہیں، نیز اس سے انہیں ایسا یقین نصیب ہو گا جو اُنہیں سوائے اپنے اعمال (کے نتائج) کے (لوگوں کی طرف سے پیدا کی گئی) ہر کیفیت میں خرابی سے محفوظ رکھے گا لیکن ایسے اُمور تک رسائی تھوڑے سے عرصے میں اور ذرا سے غور و فکر سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے انہیں بہت گہرائی سے ایسے لوگوں کی جانچ پڑتال کرنا ہوگی جو جہالت، خود پسندی اور خواہشات میں گرفتار ہیں اور علم سے غافل ہو کر برائیوں میں مشغول ہیں۔ (البیان والتبیین، 1/84)

غیبت سے بچنے کا اجر

(کسی کو غیبت کرتے ہوئے سُنا تو فرمایا:) غیبت سے بچو کیونکہ یہ جہنّم کے کتوں کا کھانا ہے، نیز جو شخص لوگوں کی عزّت اُچھالنے سے باز رہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اُس کے گناہوں سے دَرگزر فرمائے گا۔ (ربیع الابرار، 2/320، رقم:55۔ المختار من مناقب الاخیار، 4/42)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مظلومِ کربلا حضرتِ امام زینُ العابدین رَحمۃُ اللہِ علیہ نے غیبت کرنے والوں کو انسان نُما کتّوں کے ساتھ اس لئے تشبیہ دی ہے کہ قرانِ مجید اور احادیثِ مبارَکہ میں غیبت کو مردار کا گوشت کھانے کی مثل بتایا گیا ہے اور مردار کا گوشت چبانا اور کھانا کتّوں کا کام ہے لہٰذا غیبت کرنے والے گویا کُتّوں کی مثل ہو کر آدمیوں کی اَقسام سے خارِج ہوئے کیونکہ اگر آدمی ہوتے تو ان میں آدمی کی صفت ہوتی اور انسان کی

خصلت ان میں پائی جاتی ، کسی کی غیبت نہ کرتے ، کسی کا گوشت کُتّوں کی طرح نہ چباتے۔(غیبت کی تباہ کاریاں،ص:324)

نبی کا صدقہ سدا غیبتوں سے دور رکھنا کبھی بھی چُغلی کروں میں نہ یا رب!
ترے حبیب اگر مسکراتے آ جائیں تو گورِ تیرہ میں ہو جائے چاندنا یا رب!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

غصّے کا نقصان

غصّے کی حالت میں بندہ غضبِ الٰہی کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔(المستطرف،ص203)

کسی کو کسی پر برتری نہیں

کوئی شخص کسی دوسرے پر برتری نہ جتائے کیونکہ تم سب غلام(یعنی بندے)ہو اور تمہارا آقا(یعنی پالنے والا)ایک ہی ہے۔(التذکرۃ الحمدونیہ،3/390،رقم:1051)

موت کا انکار نہیں

امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ کے شہزادے کا انتقال شریف ہوا تو آپ نے جَزَع فَزَع(یعنی بُلند آواز سے رونا یا نوحہ) نہیں کیا اور فرمایا: یہ(موت)ایسی بات ہے، جس کی ہم توقع رکھتے تھے، پس جب وہ واقع ہو گئی، تو ہم اُس پر انکار نہیں کرتے۔
(التذکرۃ الحمدونیہ،4/195،رقم:475۔المختار من مناقب الاخیار،4/39)

سب سے بڑی غربت

سب سے بڑی غربت اپنے پیاروں کو کھو دینا ہے۔(حلیۃ الاولیاء،3/158،رقم:3540)

امام زین العابدین کی دعا

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ یہ دعا کیا کرتے تھے:”اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ تُحَسِّنَ فِیۡ لَوَائِعِ الۡعُیُوۡنِ

عَلَانِيَتِيْ وَتُقَبِّحَ فِيْ خَفِيَّاتِ الْعُيُوْنِ سَرِيْرَتِيْ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَسَاْتُ وَاَحْسَنْتَ اِلَيَّ فَاِذَا عُدْتُّ فَعُدْ عَلَيَّ یعنی اے اللہ پاک ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میرے ظاہری کام تو اچھے ہوں لیکن چھپے کام بُرے ہوں۔ اے اللہ پاک ! میرے بُرے اعمال کے باوجود جس طرح تُو نے میرے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمایا اسی طرح اگر دوبارہ مجھ سے کوتاہی ہو جائے تو میرے ساتھ عفوو درگزر کا معاملہ ہی فرمانا۔“ (حلیۃ الاولیاء، 3/158، رقم:3540)

عبادت کے معاملے میں لوگوں کی اقسام

(عبادت میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں:) (1) کچھ لوگ اللہ پاک کی عبادت خوف کی وجہ سے کرتے ہیں، یہ غلاموں کی سی عبادت ہے۔ (2) کچھ لوگ جنت حاصل کرنے کے لئے عبادت کرتے ہیں، یہ تاجروں کی سی عبادت ہے اور کچھ لوگ بطورِ شکر عبادت کرتے ہیں، یہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/158، رقم:3540)

سب سے زیادہ مال دار کون؟

سب سے زیادہ مال دار وہ ہے جو اللہ پاک کے دیئے گئے رزق پر قناعت کرے۔
(حلیۃ الاولیاء، 3/159، رقم:3543)

ہمیں ہمارے مرتبے سے بلند نہ کرو

ہم سے اسلام کے لئے محبت رکھو اور ہمیں ہمارے مرتبے سے بلند نہ کرو۔
(حلیۃ الاولیاء، 3/161، رقم:3552)

نرمی کی قدر

مجھے نرمی سے جتنا حصہ ملا ہے اس کے بدلے اگر سرخ اونٹ بھی ملیں تو مجھے پسند نہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/161، رقم:3553)

دینی نفع دینے والے کی صحبت اختیار کرو

حضرتِ محمد بن عبدالرحمٰن بن مدینی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ علی بن حسین رحمۃُ اللہِ علیہما اپنی قوم کے حلقوں کو چھوڑ کر حضرتِ زید بن اسلم رحمۃُ اللہِ علیہ کے حلقے میں جا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے: ”آدمی اسی کے پاس بیٹھتا ہے جو دینی اعتبار سے اسے فائدہ پہنچائے۔“ (حلیۃ الاولیاء، 3/162، رقم: 3556)

مجھے کثرتِ گریہ پر ملامت نہ کرو

اے لوگو! مجھے (کثرت سے رونے پر) ملامت نہ کرو کیونکہ حضرتِ یعقوب علیہ السّلام نے اپنے ایک بیٹے (حضرتِ یوسف علیہ السّلام) کو کھویا تو اس قدر روئے کہ ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں (یعنی بینائی کمزور ہو گئی) حالانکہ آپ (خود سے) نہیں جانتے تھے کہ بیٹے کا وصال ہو چکا ہے (یا زندہ ہیں)، جبکہ میں نے اپنے گھر کے 14 افراد کو اپنی آنکھوں کے سامنے ایک ہی جنگ (میدانِ کربلا) میں شہید ہوتے دیکھا ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ ان کا غم میرے دل سے نکل جائے گا! (حلیۃ الاولیاء، 3/162، رقم: 3557)

صبر کا بدلہ

قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ”صبر کرنے والے کہاں ہیں؟“ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے، ان سے پوچھا جائے گا: ”تم نے کس چیز پر صبر کیا؟“ وہ کہیں گے: ”ہم اللہ پاک کی اطاعت پر ڈٹے اور اس کی نافرمانی سے باز رہے۔“ ان سے کہا جائے گا: ”جنت میں داخل ہو جاؤ تم نے سچ کہا۔“ (حلیۃ الاولیاء، 3/162، رقم: 3559)

توبہ کرنے والے سے اللہ پاک کی محبت

حضرتِ ابو جعفر محمد باقر رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والدِ ماجد حضرتِ

علی بن حسین رحمۃُ اللہِ علیہما نے دو مرتبہ اپنا تمام مال اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا اور فرمایا: "بے شک اللہ پاک توبہ کرنے والے گناہ گار مومن سے محبت فرماتا ہے۔"
(حلیۃ الاولیاء، 3/164، رقم:3562)

"نیکی کی دعوت" کی اہمیت

"اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والے کام کو چھوڑنے والا ایسا ہے جیسا کتابُ اللہ کو پسِ پشت ڈالنے والا مگر جب وہ بچاؤ کا راستہ اختیار کرنے کے لیے ایسا کرے۔" پوچھا گیا: بچاؤ کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا: "وہ جابر و ظالِم بادشاہ کے ظلم و زیادتی سے ڈرے۔(حلیۃ الاولیاء، 3/164، رقم:3564)

جنت کیسے مانگی جائے؟

"تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ پاک! مجھ پر جنّت صدقہ فرما کیونکہ صدقہ تو گناہ گاروں کی طرف سے ہوتا ہے بلکہ یہ کہو: اے اللہ پاک! مجھے جنّت عطا فرما یا مجھے جنّت عطا فرما کر احسان مند بنا۔" (حلیۃ الاولیاء، 3/165، رقم:3566)

غضبِ الٰہی دور کرنے والا عمل

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ چھپا کر صدقہ کرنا اللہ پاک کے غضب کو دور کرتا ہے۔
(مسالک السالکین، 1/212)

شیخین کا مرتبہ امام زین العابدین کی زبانی

ایک شخص نے امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: "مَا كَانَ مَنْزِلَةُ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ اور حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

نزدیک کیا مقام و مرتبہ تھا؟'' فرمایا: ''کَمَنْزِلِهِمَا الْيَوْمَ هُمَا ضَجِيْعَاهُ'' یعنی زمانۂ رسالت میں اُن کا وہی مقام و مرتبہ تھا جو آج بھی ہے کہ دونوں حضرات اُس وقت بھی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دوست تھے اور آج مزار میں بھی اُن کے دوست ہیں۔

(مناقب امیر المومنین عمر بن الخطاب، ص34)

اہلِ حق کو موت کی پروا نہیں

(امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ نے دورانِ سفر اپنے باباجان امام حسین رضی اللہُ عنہ سے عرض کی:) باباجان! جب ہم حق پر ہیں تو ہمیں موت کی کوئی پروا نہیں۔ (تاریخ الطبری، 9/216 ماخوذاً)

امام زین العابدین کی منٰی میں دعا

ایک بار آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے منٰی میں یہ دُعا مانگی: كَمْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ اِبْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِيْ، فَيَا مَنْ قَلَّ شُكْرِيْ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ، وَيَا مَنْ قَلَّ صَبْرِيْ عِنْدَ بَلَائِهٖ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ، وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ وَلَمْ يَهْتِكْ سِتْرِيْ وَيَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ وَيَا ذَا النِّعَمِ الَّتِيْ لَا تَحُوْلُ وَلَا تَزُوْلُ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ پاک! تیری نعمتوں کے مقابلے میں میرا شکر کم ہے۔ آزمائشوں پر میرا صبر کم ہے۔ اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں کے مقابلے میں میرا شکر کم ہونے کے باوجود مجھے ان نعمتوں سے محروم نہ کیا۔ آزمائشوں پر صبر کم ہونے کے باوجود مجھے رسوا نہ کیا۔ میرے بڑے بڑے گناہوں سے خبردار ہونے کے باوجود مجھے رسوا نہ کیا۔ میری پردہ دری نہ کی۔ اے ہمیشہ احسان فرمانے والے! اے دائمی نعمتیں عطا فرمانے والے! حضرت محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرما اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں بخش

دے۔(شعب الایمان،4/140،حدیث:4588)

تضمین بر نظم منسوب بہ زین العابدین رضی اللہُ عنہ

(اس کلام میں عربی اشعار امام زین العابدین رحمۃُ اللہِ علیہ سے منسوب ہیں جن پر حکیم الامت، مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اردو زبان میں اسی وزن اور مفہوم کے مزید اشعار ملا کر تضمین کی ہے)

ایسا کوئی محرم نہیں پہنچائے جو پیغامِ غم
تو ہی کرم کر دے تجھے شاہِ مدینہ کی قسم
ہو جب کبھی تیرا گزر بادِ صبا سوئے حرم
پہنچا مری تسلیم اس جا ہیں جہاں خیر الامم
اِنْ نِّلْتِ یَارِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَم
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَۃً فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

میں دُوں تجھے ان کا پتہ گر نہ تو پہچانے صبا
حق نے انہی کے واسطے پیدا کیے اَرض و سما
رُخسار سورج کی طرح ہے چہرہ ان کا چاند سا
ہے ذات عالم کی پَنہ اور ہاتھ دریا جُود کا
مَنْ وَّجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی
مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

حق نے انہیں رحمت کہا اور شافعِ عصیاں کیا
رتبہ میں وہ سب سے سوا ہیں ختم ان سے انبیا
وہ مَہبطِ قرآن ہیں ناسخ ہے جو اَدیان کا
پہنچا جو یہ حکم خدا سارے صحیفے تھے فنا
قُرْاٰنُہٗ بُرْھَانُنَا نَسْخًا لِّاَدْیَانٍ مَّضَتْ
اِذْ جَآءَنَا اَحْکَامُہٗ کُلُّ الصُّحُفِ صَارَ الْعَدَم

یوں تو خلیلِ کبریا اور اَنبیائے باصفا
مخلوق کے ہیں پیشوا سب کو بڑا رُتبہ ملا
لیکن ہیں ان سب سے سوا دُرِّ یتیمِ آمنہ
وہ ہی جنہیں کہتے ہیں سب مشکل کشا حاجت رَوا
یَامُصْطَفٰی یَامُجْتَبٰی اِرْحَمْ عَلٰی عِصْیَانِنَا
مَجْبُوْرَۃٌ اَعْمَالُنَا طَمْعًا وَّ ذَنْبًا وَّ الظُّلَمِ

اے ماہِ خوبانِ جہاں اے اِفتخارِ مُرسَلیں
گو جلوہ گر آخر ہوئے لیکن ہو فخرُ الاَوَّلیں
فرقت کے یہ رَنج و عَنا اب ہوگئے حد سے سوا
اس ہجر کی تلوار نے قلب و جگر زخمی کیا
وہ لوگ خوش تقدیر ہیں اور بخت ہے ان کا رَسا
رہتے ہیں جو اس شہر میں جس میں کہ تم ہو خُسرَوا

سب اَوّلین و آخریں تارے ہیں تم مہر مبیں
یہ جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں
اَكۡبَادُنَا مَجۡرُوۡحَةٌ مِّنۡ سَيۡفِ هِجۡرِ الۡمُصۡطَفٰى
طُوۡبٰى لِاَهۡلِ بَلۡدَةٍ فِيۡهَا النَّبِىُّ الۡمُحۡتَشَمۡ

اے دو جہاں پر رحمِ حق تم ہو شَفِيۡعُ الۡمُجرِمیں
ہے آپ ہی کا آسرا جب بولیں نَفسی مُرسَلیں
اس بیکسی کے وقت میں جب کوئی بھی اپنا نہیں
ہم بیکسوں پر ہو نظر اے رحمۃٌ لِّلۡعالَمین
يَا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡنَ اَنۡتَ شَفِيۡعُ الۡمُذۡنِبِيۡنِ
اَكۡرِمۡ لَنَا يَوۡمَ الۡحَزِيۡنِ فَضۡلًا وَّ جُوۡدًا وَّ الۡكَرَمۡ

اس سالکِ بدکار کا گو حشر میں کوئی نہیں
لیکن اُسے کیا خوف ہو جب آپ ہیں اس کے مُعیں
مُجرم ہوں میں غفّار رب اور تم شَفِيۡعُ الۡمُذۡنِبِيۡن
پھر کیوں کہوں بیکس ہوں میں یَا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡن
يَا رَحۡمَةً لِّلۡعَالَمِيۡن اَدۡرِكۡ لِزَيۡنِ الۡعَابِدِيۡن
مَحۡبُوۡسِ اَيۡدِى الظّٰالِمِيۡنَ فِىۡ مَرۡكَبٍ وَّالۡمُزۡدَحَمۡ